Journal of Religion & Society **(JRS)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

AN ANALYTICAL STUDY OF THE VIRTUES AND MERITS OF THE ASHARA MUBASHSHARA IN THE LIGHT OF THE QURAN AND SUNNAH

عشرہ مبشرہ کے فضائل ومناقب کا تجزیاتی مطالعہ قرآن وسنت کی روشنی میں

Tooba Irshad

BS Islamic Studies, GPGC for Women Haripur.

Hadia Bibi

BS Islamic Studies, GPGC for Women Haripur.

Shaista Shams

BS Islamic Studies, GPGC for Women Haripur.

Kinza Hameed

Assistant Professor, Head of Islamic Studies Department GPGC for Women Haripur.

Abstract

This research paper presents an analysis of the virtues and merits of the Ashra Mubashra, the ten blessed companions of the Prophet Muhammad (peace be upon him) who were promised Paradise during their lifetime. These companions hold a significant place in Islamic history due to their unwavering faith, exemplary character, and immense sacrifices for the cause of Islam. The aim of this study is to highlight the importance, contributions, and esteemed status of these companions through a detailed examination of Hadith literature, including references from the Sihah Sitta (the six major Hadith collections) and various biographical sources. The paper reviews and analyzes the Hadiths that highlight the virtues of these ten companions and provides an evaluation of their authenticity based on established Islamic scholarship. Each companion's unique virtues are discussed individually, supported by historical events and the roles they played in the early expansion of Islam. Finally, the paper concludes with a summary of the spiritual and religious significance of the Ashra Mubashra, emphasizing their exemplary lives and the lessons they offer to the Muslim Ummah.This research aims to contribute to the field of Islamic studies by providing a thorough account of the merits of the Ashra Mubashra, serving as a valuable resource for scholars and offering inspiration and guidance for the broader Muslim community.

Keywords: *Ashra Mubashra, Virtues of Sahaba, Merits of Sahaba, Abu Bakr Siddiq, Umar Farooq, Uthman Ghani, Ali Al-Murtaza, Talha ibn Ubaidullah, Zubair ibn Al-Awwam, Abdur Rahman ibn Awf, Sa'd ibn Abi Waqqas, Saeed ibn Zayd, Abu Ubaidah ibn Al-Jarrah, Companions promised Jannah, Hadith and Athar, Virtues and Merits*

تعارف ؛

اسلامی تاریخ میں عشرہ مبشرہ ان دس جلیل القدر صحابہ کرام کا گروہ ہے، جنہیں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں جنت کی بشارت دی۔ یہ خوش خبری محض ایک عام بشارت نہ تھی، بلکہ ان صحابہ کے ایمان، اخلاص، قربانی، اور بے مثال خدمات کا الٰہی انعام تھا۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جنہوں نے اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے اپنی جان، مال، اور وقت کی پرواہ کیے بغیر دینِ حق کی سربلندی کے لیے انتھک محنت کی۔

"عشرہ" عربی زبان میں دس کو کہا جاتا ہے، جبکہ "مبشرہ" کا مطلب بشارت دیے گئے یا جنت کی خوش خبری پانے والے ہے۔ یہ دس صحابہ وہ منتخب ہستیاں ہیں، جنہیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ہی میں جنتی ہونے کی سند عطا فرمائی۔ ان صحابہ کرام کی خصوصیات میں بے مثال ایمان، تقویٰ، ایثار، استقامت، اور صبر و شکر جیسے اعلیٰ اخلاق اوصاف شامل ہیں، جو انہیں دیگر افراد سے ممتاز کرتے ہیں۔

عشرہ مبشرہ کی اہمیت کا ایک تاریخی پس منظر:

جب اسلام کا آغاز ہوا تو مکہ میں کفارِ قریش کی شدید مخالفت کا سامنا تھا۔ ایسے حالات میں، جن شخصیات نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کی، اور ہر آزمائش میں ثابت قدم رہے، وہی عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں۔ ان میں سے بعض نے اپنی دولت دین کی خدمت میں صرف کی، بعض نے اپنی جانیں خطرے میں ڈال کر اسلام کی حفاظت کی، اور بعض نے قیادت و خلافت کی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے اسلامی ریاست کو مضبوط بنیادوں پر قائم کیا۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے؛

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ[1]

ترجمہ؛ اور جو سب سے پہلے) ایمان لانے والے (مہاجرین اور انصار میں سے ہیں، اور وہ لوگ جو نیکی کے ساتھ ان کے پیروکار بنے، اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔

نبی کریم ﷺ نے عشرہ مبشرہ کے متعلق فرمایا؛

أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ".۔2

ترجمہ" :ابو بکر جنت میں ہیں، عمر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں ہیں، علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، زبیر جنت میں ہیں، عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہیں، سعد جنت میں ہیں، سعید جنت میں ہیں، اور ابو عبیدہ بن الجراح جنت میں ہیں۔"

عشرہ مبشرہ کی فہرست اور ان کے فضائل؛

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

آپ نبی کریم ﷺ کے سب سے قریبی ساتھی اور پہلے خلیفہ تھے۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام کی تاریخ میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ وہ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے مرد، رسول اللہ ﷺ کے سب سے قریبی ساتھی، اور امت کے پہلے خلیفہ تھے۔ ان کے فضائل و مناقب قرآن، حدیث اور سیرت کی کتب میں بارہا بیان کیے گئے ہیں

قرآن میں فضائل؛

ہجرت کی رات کا ذکر؛

اللہ تعالیٰ نے سورہ التوبہ میں فرمایا

اگر تم) نبی کی (مدد نہ کرو تو) اللہ نے (ان کی اس وقت مدد کی تھی جب کفار نے انہیں نکال دیا تھا، اور وہ دو میں سے دوسرے تھے، جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے : غم نہ کرو، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔3

یہاں" ساتھی "سے مراد سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کے دوران غارِ ثور میں موجود تھے۔ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کی رفاقت کو قرآن میں محفوظ کر دیا، جو ان کے عظیم مرتبے کی دلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اور عنقریب وہ اس سے راضی ہو جائے گیا"4

مفسرین کے مطابق یہ آیت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی، جنہوں نے اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا تھا۔

امت میں سب سے افضل

رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمایا کہ اگر کسی کو وہ اپنے سب سے قریب رکھتے، تو وہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہوتے۔

النبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِا5

ترجمہ؛نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر میں اپنی امت کے کسی فرد کو اپنا جانی دوست بنا سکتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن وہ میرے دینی بھائی اور میرے ساتھی ہیں۔

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي وَقَدْ اتَّخَذَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًـ6

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں) اللہ کے سوا (کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر) رض (کو بناتا لیکن حضرت ابو بکر)رض (تو میرے بھائی اور میرے صحابی) ساتھی (ہیں اور تمہارے صاحب کو تو اللہ عزوجل نے خلیل بنا لیا ہے۔

مناقب عظمت و کارنامے

سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے مرد

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي كَثِيرٌ أَبُو إِسْمَعِيلَ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَنْتَ صَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِي فِي الْغَارِـ7

ترجمہ: عبد اللہ بن عمر) رض (سے روایت ہے کہ رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نے ابو بکر) رض (سے فرمایا : تم حوض کوثر پر میرے رفیق ہو گے جیسا کہ غار میں میرے رفیق تھے ۔

جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ ہجرت کا ارادہ فرمایا، تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے پہلے ساتھ جانے کے لیے تیار ہوئے۔ انہوں نے اپنے تمام وسائل ہجرت کے لیے وقف کر دیے۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد، جب امت میں خلافت کا مسئلہ اٹھا، تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بہترین قیادت کا مظاہرہ

کیا اور امت کو اختلاف سے بچایا۔خلافت کے دوران، کچھ قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور کچھ نے جھوٹے نبیوں کا دعویٰ کیا۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سخت موقف اپنایا اور فرمایا:

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ هَذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ8

ترجمہ:انس) رض (کہتے ہیں کہ رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نے ابوبکر و عمر) رض (کے سلسلہ میں فرمایا : یہ دونوں جنت کے ادھیڑ عمر والوں کے سردار ہوں گے، خواہ وہ اگلے ہوں یا پچھلے، سوائے انبیاء و مرسلین کے،) آپ نے فرمایا (: علی ان دونوں کو اس بات کی خبر مت دینا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ قرآن مجید کو ایک مصحف میں جمع کیا جائے تاکہ کوئی آیت ضائع نہ ہو۔ پہلے تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا:

میں وہ کام کیسے کروں، جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟"

لیکن پھر جب ان کو قائل کیا گیا، تو انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اس کام پر مقرر کیا۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ؛

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اسلام کی تاریخ میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ وہ نبی کریم ﷺ کے جلیل القدر صحابی، دوسرے خلیفہ راشد، اور عدل و انصاف کی بے مثال علامت ہیں۔ ان کی شخصیت تقویٰ، بہادری، حکمت، اور اسلام کی فتوحات میں کلیدی کردار کی حامل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کی کئی آراء کی تائید فرمائی۔ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے گزارش کی کہ ازواجِ مطہرات کے لیے پردے کا حکم نازل ہو، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِ ۔ 9

"اور جب تم ان) نبی کی بیویوں (سے کوئی چیز مانگو، تو پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے فضائل بیان کیے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

كَانَ يَقُولُ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ10

ترجمہ:ابوطاہر احمد بن عمرو بن سرح عبداللہ بن وہب، ابراہیم بن سعد سعد بن ابراہیم، سیدہ عائشہ) رض (نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ تم سے پہلے امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے) یعنی بغیر ارادہ کے ان کی زبانوں پر بات جاری ہوجاتی تھی (تو اگر میری امت میں ان میں سے کوئی محدث ہے تو وہ حضرت عمر بن خطاب) رض (ہیں۔

ایک اور موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ"11

"اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا، تو وہ عمر ہوتا۔"

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْکَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ12

ترجمہ :عبداللہ بن عمر) رض (سے روایت ہے کہ رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نے فرمایا : اے اللہ !ان دونوں یعنی ابوجہل اور عمر بن خطاب میں سے جو تجھے محبوب ہو اس کے ذریعہ اسلام کو طاقت و قوت عطا فرما، آپ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نے فرمایا : تو ان دونوں میں سے عمر اللہ کے محبوب نکلے۔

ان کی جرات اور بہادری اسلام کی ابتدا ہی سے نمایاں تھی۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو اس سے مسلمانوں کو بڑی قوت ملی۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْکٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هَذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ13

ترجمہ :عبداللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نے ابوبکر و عمر) رض (کو دیکھا تو فرمایا : یہ دونوں) اسلام کے (کان اور آنکھ ہیں ان کی شہادت 26 ذوالحجہ 23 ہجری کو ہوئی، جب ایک مجوسی غلام ابو لؤلؤ فیروز نے انہیں فجر کی نماز میں شہید کر دیا۔

رسول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَر14

ترجمہ:رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نے فرمایا : اقتداء کرو ان دونوں کی جو میرے بعد ہوں گے، یعنی ابو بکر و عمر کی

ان کی سیرت تقویٰ، حکمت، فتوحات، اور عدل کا ایک روشن باب ہے، جو رہتی دنیا تک امت مسلمہ کے لیے مشعل راہ رہے گا۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ؛

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے جلیل القدر صحابی، تیسرے خلیفہ راشد، اور جود و سخا کے پیکر تھے۔ آپ کو" ذُو النُّورَیْن) "دو نوروں والے (کہا جاتا ہے کیونکہ آپ کو نبی کریم ﷺ کی دو بیٹیوں سے نکاح کا شرف حاصل ہوا۔ پہلے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے اور ان کے وصال کے بعد حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ15

ترجمہ :انس) رض (کہتے ہیں کہ رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (احد پہاڑ پر چڑھے اور ابو بکر، عمر اور عثمان) رض (بھی تو وہ ان کے ساتھ ہل اٹھا، تو رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نے فرمایا : ٹھہرا رہ اے احد ! تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت بے مثال تھی۔ جب مدینہ میں پانی کی قلت ہوئی تو آپ نے یہودی سے "بئر رومہ "نامی کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلُهَا لِلْمُسْلِمِينَ يَشْرَبُونَ مِنْهَا، وَلَهُ بِهَا مِثْلُهَا فِي الْجَنَّةِ"۔16

"کون ہے جو بئر رومہ خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دے، اس کے بدلے میں اسے جنت میں اس سے بہتر کنواں ملے گا؟"

اسی طرح، غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے جب جہاد کے لیے مدد طلب کی تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بے شمار اونٹ، گھوڑے اور درہم و دینار پیش کیے۔

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْفِ دِينَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ كِتَابِي فِي كُمِّهِ

حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَيَنْثُرُهَا فِي حِجْرِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ وَيَقُولُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ17

ترجمہ :عبدالرحمٰن بن سمرہ) رض (کہتے ہیں کہ عثمان) رض (نبی اکرم) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے پاس ایک ہزار دینار لے کر آئے،) حسن بن واقع جو راوی حدیث ہیں کہتے ہیں : دوسری جگہ میری کتاب میں یوں ہے کہ وہ اپنی آستین میں لے کر آئے (، جس وقت انہوں نے جیش عسرہ کو تیار کیا، اور اسے آپ کی گود میں ڈال دیا، میں نبی اکرم) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کو اسے اپنی گود میں الٹتے پلٹتے دیکھا اور یہ کہتے سنا کہ آج کے بعد سے عثمان کو کوئی بھی برا عمل نقصان نہیں پہنچائے گا ، ایسا آپ نے دو بار فرمایا۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی حیا کا یہ عالم تھا کہ نبی کریم ﷺ خود بھی ان کا احترام کرتے تھے۔ ایک دن آپ ﷺ گھر میں آرام فرماتے، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما آئے تو آپ بدستور لیٹے رہے، لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللَّهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ18

ترجمہ:نبی اکرم) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نے فرمایا : اے عثمان ! شاید اللہ تمہیں کوئی کرتا پہنائے، اگر لوگ اسے اتارنا چاہیں تو تم اسے ان کے لیے نہ اتارنا ،

عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هَذَا قَالَ إِنَّهُ كَانَ يَبْغَضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللَّهُ19

ترجمہ:جابر) رض (کہتے ہیں کہ رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں تو آپ نے اس پر نماز نہیں پڑھی، آپ سے عرض کیا گیا: اللہ کے رسول ! اس سے پہلے ہم نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کسی پر جنازہ کی نماز نہ پڑھی ہو ؟ آپ نے فرمایا : یہ عثمان سے بغض رکھتا تھا، تو اللہ نے اسے مبغوض کردیا۔

سیدناعثمان رضی اللہ عنہ 23 ہجری میں خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ کے دور میں اسلام کی سرحدیں مشرق میں ایران، شمال میں آرمینیا، مغرب میں شمالی افریقہ، اور جنوب میں یمن تک پھیل گئیں۔ آپ کے دور میں

"قرآن مجید کو ایک مصحف میں جمع کر کے اس کی نقول سلطنتِ اسلامیہ کے مختلف حصوں میں بھیجی گئیں " تاکہ امت میں وحدت قائم رہے۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت 18 ذوالحجہ 35 ہجری کو ہوئی، جب باغیوں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کیا اور انہیں روزہ کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے شہید کر دیا۔

قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ فِيهَا هَذَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ20

ترجمہ :رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نے ایک فتنہ کا ذکر کیا تو فرمایا : اس فتنہ میں یہ عثمان بھی مظلوم قتل کیا جائے گا یوں، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی زندگی سخاوت، حیاء، اور خدمتِ دین کا ایک بے مثال نمونہ تھی۔ آپ کی سیرت قیامت تک مسلمانوں کے لیے روشنی کا مینار رہے گی۔

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ؛

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے چچازاد بھائی، داماد، اور چوتھے خلیفہ راشد تھے۔ آپ کی شخصیت شجاعت، علم، زہد، اور عدل و انصاف کا بہترین نمونہ تھی۔ آپ پہلے کم عمر شخص تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہر معرکے میں شریک رہے

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی قربانیوں کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب مکہ میں نبی کریم ﷺ کی جان کو خطرہ لاحق ہوا تو ہجرت کی رات آپ نے نبی کریم ﷺ کے بستر پر لیٹ کر اپنی جان قربان کرنے کے لیے آمادگی ظاہر کی۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی:

"وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ" ے21

"اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی رضا کے لیے اپنی جان بیچ دیتے ہیں، اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے۔"

نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے علم و فضل کی گواہی دی اور فرمایا:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا22

ترجمہ :علی) رض (کہتے ہیں کہ رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نے فرمایا : میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں ۔ آپ کو فقہ، تفسیر، اور خطابت میں امتیاز حاصل تھا۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت

کا یہ عالم تھا کہ ہر معرکے میں آپ صفِ اول میں لڑتے تھے۔ غزوۂ بدر، احد، خندق، اور خیبر میں آپ کی بہادری نمایاں تھی۔

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ
23

ترجمہ؛ نبی اکرم) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نے علی سے فرمایا : تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں ۔

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ24

ترجمہ :نبی اکرم) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نے فرمایا : جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کے دوست ہیں
ا

رمضان 40 ہجری کو فجر کی نماز کے وقت خارجی عبدالرحمٰن ابن ملجم نے آپ پر قاتلانہ حملہ کیا۔

آپ کی شہادت 21 رمضان کو ہوئی اور یوں ایک عظیم المرتبت ہستی دنیا سے رخصت ہو گئی۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی سیرت علم، تقویٰ، اور قربانی کی ایک روشن مثال ہے، جو ہمیشہ امت کے لیے مشعلِ راہ رہے گی۔

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ؛

سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے جلیل القدر صحابی، عشرہ مبشرہ میں شامل، اور جنت کی بشارت پانے والے خوش نصیب افراد میں سے تھے۔ آپ کی زندگی بہادری، سخاوت، اور قربانی کا ایک روشن مینار تھی۔

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ مکہ کے ایک معزز قبیلے بنو تیم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے ابتدائی دنوں میں اسلام قبول کیا اور ہمیشہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے۔ جب آپ نے اسلام قبول کیا تو قریش نے آپ پر شدید ظلم و ستم کیا، مگر آپ ثابت قدم رہے۔سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کی بہادری خاص طور پر غزوۂ احد میں نمایاں ہوئی۔ جب کفار کا حملہ شدید ہو گیا اور نبی کریم ﷺ کو خطرہ لاحق ہوا، تو آپ نے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر نبی کریم ﷺ کا دفاع کیا۔ آپ کے جسم پر 70 سے زیادہ زخم آئے، انگلیاں کٹ گئیں، مگر آپ آخر تک نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھڑے رہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ)"ے25

"جو زمین پر چلتے پھرتے شہید کو دیکھنا چاہے، وہ طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھ لے۔"

آپ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ جو بھی سوالی آتا، خالی ہاتھ نہ جاتا۔ آپ نے کئی صحابہ کا مالی تعاون کیا اور محتاجوں کی مدد کی

آپ جنگِ جمل 36) ہجری (میں شہید ہوئے۔ آپ نے ہمیشہ امت کی بہتری کے لیے کوشش کی اور آخر وقت تک حق پر قائم رہے۔سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کی زندگی ایثار، بہادری، اور وفاداری کا ایک بے مثال نمونہ تھی۔

سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ؛

سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے قریبی ساتھی، عشرہ مبشرہ میں شامل، اور جنت کی بشارت پانے والے خوش نصیب افراد میں سے تھے۔ آپ نبی کریم ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے شوہر تھے۔آپ ان چند خوش نصیب افراد میں سے تھے جنہوں نے بچپن میں ہی اسلام قبول کر لیا۔ آپ کے قبولِ اسلام پر قریش نے سخت ظلم و ستم ڈھائے، مگر آپ اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُے26

ترجمہ؛ پھر نبی ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے کچھ خصوصی معاون ہوتے ہیں اور میرے خصوصی معاون زبیر ہے۔

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کی بہادری کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ ہر معرکے میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ کو" حواری الرسول) "نبی کے خاص مددگار (کا لقب دیا گیا۔

آپ نہایت سخی تھے۔ آپ کے ترکے میں ایک ہزار غلام تھے، مگر آپ ان سب کی کمائی اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا کرتے تھے۔

آپ جنگِ جمل 36) ہجری (میں شہید ہوئے۔ آپ نے ہمیشہ امت کی بہتری کے لیے کوشش کی اور آخر وقت تک حق پر قائم رہے۔

سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ؛

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں شامل، جلیل القدر صحابی، اور اسلام کے عظیم ترین تاجروں میں سے ایک تھے۔آپ ان پہلے آٹھ افراد میں سے تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا۔ آپ نے پہلے حبشہ اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ مدینہ میں نبی کریم ﷺ نے آپ کی مؤاخات) بھائی چارہ (حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ سے کرائی، جنہوں نے آدھا مال اور گھر پیش کر دیا۔ مگر آپ نے کہا

"اللہ تمہارے اہل و مال میں برکت دے، بس مجھے بازار کا راستہ دکھا دو۔"

یہ کہہ کر آپ نے تجارت شروع کی اور بہت جلد مدینہ کے سب سے کامیاب تاجر بن گئے۔آپ نے کئی مواقع پر اللہ کے راستے میں بے تحاشا مال خرچ کیا، خاص طور پر غزوۂ تبوک کے موقع پر چالیس ہزار دینار، پانچ سو گھوڑے، اور ایک ہزار اونٹ دیے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ"۔27

"عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہیں۔"

آپ 32 ہجری میں مدینہ میں وفات پا گئے۔ آپ کی زندگی سخاوت، عبادت، اور قربانی کا بے مثال نمونہ تھی۔

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ؛

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے چچا زاد بھائی اور ابتدائی اسلام قبول کرنے والوں میں سے تھے۔

آپ کو" فاتحِ ایران "کہا جاتا ہے کیونکہ آپ کی قیادت میں جنگِ قادسیہ کے موقع پر مسلمانوں نے ایرانی سلطنت کو شکست دی۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"(اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ28)"

"اے اللہ !سعد کی دعا کو قبول فرما۔"

آپ بہت سخی تھے، مگر دنیاوی مال سے بے رغبت تھے۔ جب دولت آئی تو آپ نے فرمایا؛

"اے اللہ !اسے میرے دل میں جگہ نہ دینا۔"

آپ 55 ہجری میں مدینہ کے قریب وادی عقیق میں وفات پا گئے۔ آپ کو جنت کی بشارت ملی ہوئی تھی۔

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ؛

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں شامل اور نبی کریم ﷺ کے قریبی ساتھی تھے۔ آپ کے والد زید بن عمرو پہلے ہی توحید پرست تھے اور شرک سے نفرت کرتے تھے۔آپ نے کم عمری میں اسلام قبول کیا اور ہر غزوے میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے۔

آپ بہت نیک اور منصف مزاج تھے۔ آپ کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک عورت نے آپ پر زمین ہتھیانے کا جھوٹا الزام لگایا، تو آپ نے دعا کی اور اللہ نے اس عورت پر عذاب نازل کر دیا۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ"29"

"سعید بن زید جنت میں ہیں۔"

آپ 51 ہجری میں وفات پا گئے۔

سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ؛

سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے انتہائی قریبی ساتھی،" امینُ الامۃ) "امت کے امین(، اور عظیم جرنیل تھے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔30

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور ہمارے اس امت کے امین حضرت ابوعبیدہ بن جراح ہیں) اگرچہ اور صحابہ) رض (بھی امین تھے مگر ابوعبیدہ) رض (اوروں سے ممتاز تھے (آپ جنگوں میں سب سے آگے رہتے تھے۔ آپ کو شام اور فلسطین کا فاتح کہا جاتا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ 31

ترجمہ :رسول اللہ) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نے فرمایا : کیا ہی اچھے آدمی ہیں ابوبکر، کیا ہی اچھے آدمی ہیں، عمر کیا ہی اچھے آدمی ہیں، ابوعبیدہ بن جراح ہجری ۱۷میں شام میں طاعون کی وبا کے دوران شہید ہو گئے۔ آپ کی سادگی اور اخلاص ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔

مصادر ومراجع؛

1. سورۃ توبہ،آیت،100

2. امام ترمذی، سنن ترمذی، کتاب:مناقب کا بیان،حدیث رقم3946:
3. سورۃ توبہ، آیت،40
4. سورۃ اللیل، آیت،21
5. امام بخاری، صحیح بخاری، کتاب :انبیاء علیہم السلام کا بیان ،رقم حدیث3656:
6. امام مسلم، صحیح مسلم،کتاب :فضائل کا بیان،رقم حدیث6162:
7. امام ترمذی ، سنن ترمذی،کتاب :مناقب کا بیان،رقم حدیث3670:
8. امام ترمذی، سنن ترمذی،کتاب :مناقب کا بیان،رقم حدیث3664:
9. سورۃ الاحزاب، آیت،53
10. امام مسلم، صحیح مسلم،کتاب :فضائل کا بیان،رقم حدیث6194 :
11. امام ترمذی،سنن ترمذی،کتاب :مناقب کا بیان،رقم حدیث3885 :
12. امام ترمذی،سنن ترمذی،کتاب :مناقب کا بیان،رقم حدیث3880 :
13. امام ترمذی،سنن ترمذی،کتاب :مناقب کا بیان،رقم حدیث3870 :
14. امام ترمذی،سنن ترمذی،کتاب :مناقب کا بیان،رقم حدیث3861:
15. امام ترمذی،سنن ترمذی،کتاب :مناقب کا بیان،رقم حدیث3896:
16. امام بخاری، صحیح بخاری،کتاب :انبیاء علیہم السلام کا بیان ،رقم حدیث2778:
17. امام ترمذی،سنن ترمذی،کتاب :مناقب کا بیان،رقم حدیث3900:
18. امام ترمذی،سنن ترمذی،کتاب :مناقب کا بیان،رقم حدیث3904:
19. امام ترمذی،سنن ترمذی،کتاب :مناقب کا بیان،رقم حدیث3908:
20. امام ترمذی،سنن ترمذی،کتاب :مناقب کا بیان،رقم حدیث3906:
21. سورۃ البقرہ، آیت،207
22. امام ترمذی،سنن ترمذی،کتاب :مناقب کا بیان،رقم حدیث3923:
23. امام ترمذی،سنن ترمذی،کتاب :مناقب کا بیان،رقم حدیث3915:
24. امام ترمذی،سنن ترمذی،کتاب :مناقب کا بیان،رقم حدیث3912:
25. امام ترمذی،سنن ترمذی،کتاب :مناقب کا بیان،رقم حدیث3938:
26. امام مسلم، صحیح مسلم،کتاب :فضائل کا بیان،رقم حدیث6233 :
27. امام ترمذی،سنن ترمذی،کتاب :مناقب کا بیان،رقم حدیث3946:

28. امام ترمذی، سنن ترمذی، کتاب :مناقب کا بیان، رقم حدیث3950 :
29. امام ترمذی، سنن ترمذی، کتاب :مناقب کا بیان، رقم حدیث3946 :
30. امام مسلم، صحیح مسلم، کتاب :مناقب کا بیان، رقم حدیث6242:
31. امام ترمذی، سنن ترمذی، کتاب :مناقب کا بیان، رقم حدیث.3960: